سوال

(121) خطیب کا حاضرین کو سلام کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اکثر خطبا حضرات کو دیکھا گیا ہے کہ وہ خطبہ شروع کرنے سے قبل حاضرین کو السلام علیکم کہتے ہیں، کیا اس عمل کی کوئی دلیل ہے، قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خطیب کا جمعہ سے قبل حاضرین کو سلام کہنا مستحب عمل ہے۔ چنانچہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''جب امام منبر پر چڑھے تو بیٹھنے سے قبل لوگوں کو سلام کہے۔'' پھر انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل نقل کیا ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر چڑھتے تو حاضرین کو سلام کہتے۔[1]

پھر انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت بھی بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر کے قریب آتے تو آس پاس بیٹھنے والوں کو سلام کہتے اور جب منبر پر چڑھتے تو حاضرین کی طرف منہ کرکے لوگوں کو سلام کہتے۔[2] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی مذکورہ روایت کو امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی سنن میں نقل کیا ہے۔[3]

یہ روایات سند کے اعتبار سے کچھ کمزور ہیں، لیکن دیگر شواہد ومتابعات کی بنا پر کم ازکم اصل عمل کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے۔ ہمارے کچھ معاصرین نے شرح السنة کی تحقیق کرتے ہوئے حاشیہ میں دیگر شواہد کا ذکر کیا ہے جو مصنف عبدالرزاق اور مصنف ابن ابی شیبہ میں موجود ہیں۔ نیز انھوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ دونوں حضرات اس پر عمل کرتے تھے۔[4]

نیز امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا یہی عمل نقل کیا ہے۔[5] علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ مرحوم نے مذکورہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔[6]

ہمارے رجحان کے مطابق ان تمام مرویات وآثار کو جمع کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خطیب کا جمعہ سے قبل سلام کہنا مستحب ومندوب ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] بیہقی: ص۲۰۴، ج۳۔

[2] بیہقی: ص۲۰۴، ج۳۔

[3] ابن ماجہ، اقامۃ الصلوۃ: ۱۱۰۹۔

[4] بیہقی: ص۴۲۵، ج۴۔

[5] بیہقی ص۲۰۵ ج۳۔

[6] الاجوبۃ النافعۃ، ص۵۸۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:143

محدث فتویٰ